السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جمعہ کی نماز کےلئے دواذانیں کہی جاتی ہیں۔ پہلی اذان کا شرعی کیا حکم ہے۔ ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حدیث میں ہے صحابہ کی بابت آیا ہے۔

«ماراہ المسلمون حسنا فھو عند اللہ حسن وماراہ المسلون قبیحا فھو عند اللہ قبیح۔»

یعنی جس شے کو مسلمان حسن دیکھیں وہ حسن ہے جس کو بری سمجھیں وہ بری ہے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صحابہ نے جس کام کو اچھا سمجھا وہ خدا کے نزدیک بھی اچھا ہے۔ اور پہلی اذان حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی جاری کی ہوئی ہے۔ اوران کی حیات میں اور بعد میں اس پر عمل در آمد رہا۔

فتح الباری جلد4 صفحہ نمبر 493 میں ہے کہ ظاہر یہی ہے کہ اذان سب شہروں میں جاری ہوگی۔ صرف فاکہانی نے اتنا ذکرکیا ہے کہ مکہ میں حجاج نے جاری کی ہے۔ اور بصرہ میں زیادنے۔ پھر صاحب فتح الباری لکھتے ہیں مجھے خبر پہنچی ہے کہ ادنی ،اہل مغرب اس وقت ایک ہی اذان دیتے ہیں۔ اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے صاحب فتح الباری نے بدعت ہونا نقل کیا ہے۔ پھر کہا ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے قول میں دواحتمال ہیں۔ ایک یہ کہ بدعت کہنے سے ان کا مقصود انکار ہو یعنی یہ اذان درست نہیں۔ دوسرا یہ کہ انکار مقصود نہ ہو بلکہ یہ مقصود ہو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں یہ تھی۔ جیسے مروجہ تراویح کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بدعت کہا ہے۔ حالانکہ شرعاً وہ سنت ہیں۔ خلاصہ یہ کہ **ماراہ المسلمون حسنا** حدیث کے تحت عثمانی اذان درست ہے کیونکہ اس وقت قریباً شہروں میں جاری ہوگئی ہے الاماشاء اللہ۔ اگرچہ مدینہ میں اسکی ابتدا بہتات کے وقت ہوئی مگر سب شہروں میں پھیلنا اس کا دلالت کرتا ہے کہ آخر لوگوں کی کمی بیشی ضروری نہیں سمجھی گئی۔ پس ثابت ہوا کہ اب بھی یہ اذان درست ہے خواہ کم ہوں یا زیادہ۔ ہاں ضروری نہیں اگر کوئی نہ دینی چاہے تو نہ دے۔ مگر دینے والے پر بھی کوئی اعتراض نہیں۔ اور بعض لوگ جو کہتے ہیں کہ بلند جگہ بازار میں دینی چاہیئے۔ کیونکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایسی جگہ دی تھی تو یہ ٹھیک نہیں۔ اذان سے مقصود اعلام ہے۔ یعنی لوگوں کو بذریعہ توحید اعلان ہے۔ اس میں بازار کسی جگہ کی خصوصیت کو کوئی دخل نہیں۔ مدینہ شریف میں بازار مسجد کے ساتھ تھا اس میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے موزوں جگہ پر دلوادی۔ اس طرح ہر شہر کی جامع مسجد میں موزوں جگہ دیکھ لینی چاہیئے۔

وباللہ التوفیق

فتاویٰ اہلحدیث

کتاب الصلوۃ، اذان کا بیان، ج2ص102

محدث فتویٰ